بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام

نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم رکھا اس کا دین قائم ہے

الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین

اور جس نے اسے ترک کیا اس کا دین گر گیا

دعوتِ خیر الانام

الیٰ

اِقامتِ عمودُ الاِسلام

مولفہ

عمدۃ الاذکیا حضرت خواجہ زین الدین چشتی نظامی مدظلہ

باہتمام

جماعت فدایانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوت خیر الانام

الیٰ

اِقامتہ عُمُودُ الاِسلام

مولفہ

پیر فقیر خواجہ غلام زین الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

سجّادہ نشین آستانہ عالیہ ٹبّہ شریف ترگ

ضلع میانوالی


شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں
PDF
جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے
مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library
PDF
اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔
خلیفہ مدنی تونسوی
+92 332 1717717

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا
فتح الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ

- ناظرۃ القرآن
- حفظ القرآن
- تجوید القرآن
- درسِ نظامی

تمام شعبہ جات میں
داخلہ جاری ہے

عصری علوم

جماعت اول تا بی۔ایس
(سوشل سائنسز)

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف (اٹک)

0343-5894737, 0342-5276304

اشاعت اوّل	جنوری ۱۹۷۷ء مطابق محرم الحرام ۱۳۹۷ھ
تعداد	ایک ہزار
اشاعت دوم	جنوری ۱۹۷۸ء مطابق صفر المظفر ۱۳۹۸ھ
تعداد	ایک ہزار
کتابت	محمد شریف محمد لطیف قادری فیصل آباد
قیمت	ڈیڑھ روپیہ
مطبوعہ	اپنا پرنٹنگ پریس فیصل آباد
مقام اشاعت	مدرسہ غربیہ زینت الاسلام نرگ شریف ضلع میانوالی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

مُقَدَّمَہ

دینِ اسلام میں نماز کو جو عظمت اور اہمیّت حاصل ہے اور قرآن حکیم اور احادیثِ مبارکہ میں جو اس کی رُوح و حقیقت بیان کی گئی ہے اور پھر اس فریضہ پر عمل پیرا ہونے پر جو نتائج و آثار کی بشارت سنائی گئی ہے ان سے اس پُرفتن دور میں شاذ و نادر ہی ایسے اللہ کے بندے ہیں جو کچھ باخبر ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر نماز کی اہمیّت اور عظمت کو ہم سمجھ جائیں اور اسے اہتمام کیساتھ ادا کریں تو دنیا و آخرت کی کامیابی ہمارے قدم چُومے مگر افسوس کہ آج ہم نے اس اہم فریضہ کو فراموش کر دیا ہے تو اسکے بدلہ میں ذلّت و خواری ہماری دامنگیر ہو گئی۔

وہ معزّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

(اقبال)

ہم نے کس چیز کو چھوڑا ہے جو دین کا ستون ہے۔ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیۡنِ۔ (حدیث)

جو مومن کی معراج ہے۔ اَلصَّلٰوةُ مِعۡرَاجُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ (حدیث)

ہم نے اس نماز کو چھوڑا جو ایمان کی علامت ہے عَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ (حدیث) وہ نماز جو کفر و اسلام میں امتیاز کرنے والی ہے بَیْنَ الْعَبْدِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (حدیث) وہ نماز جو برائی اور بے حیائی کی جڑ کاٹنے والی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وہ فریضہ جس کے متعلق رب العالمین نے تقریباً سات سو مرتبہ مختلف انداز سے ارشاد فرمایا اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً ایک ہزار ارشادات نماز کے بارے میں روایت کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ وصال کے وقت آپ نے جو وصیت فرمائی تھی ہم نے اس کو بھی فراموش کر دیا، فرمایا:- اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

"دیکھو نماز کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور غلاموں اور باندیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا" آپ نے بار بار ارشاد فرمایا۔ مگر آج ہم اس ذلیل دنیا میں منہمک ہو کر ربّ ذوالجلال کو بھول بیٹھے ہیں اور یہ بھی بھول گئے کہ وہ ذات رحیم و کریم ہونے کے ساتھ ساتھ جبّار و قہار بھی ہے۔ جس نے شیطان علیہ لعنت کو صرف ایک سجدہ کے انکار پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مردود کر دیا اور ہم اسی رب کی ایک دن میں پانچ نمازیں نہ پڑھتے ہوئے تقریباً سات سو مرتبہ عملی طور پر نافرمانی کا ارتکاب اگر کریں تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ کیا ہم اس عمل سے خود غضب الٰہی کو دعوت نہیں دے رہے ہیں؟ کیا قرآن میں متعدد واقعات پہلی امتوں کے موجود نہیں ہیں جن کو نافرمانیوں کی سزا مختلف طریقوں سے دنیا ہی میں دی گئی۔ کسی پر پتھر برسے تو کسی پر آگ، کسی پر آندھیاں چلیں تو کسی کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ کسی کی شکلیں مسخ کی گئیں تو کوئی بندر بنا دیئے گئے۔ اگر آج ہم اس رحمتہ اللعالمین کی رحمت کا صدقہ اس دنیا میں بُرے بُرے عذابوں سے

محفوظ ہیں تو کیا کل قیامت میں بھی ہم سے باز پرس نہ ہوگی؟ ضرور ہوگی۔ بلکہ حدیث پاک میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندوں کی نماز ہی کی جانچ پڑتال ہوگی۔ اگر نماز ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر اس کی نمازیں خراب نکلیں تو نامراد اور خسارہ میں رہے گا اور دوسرے نیک عمل بھی کوئی کام نہ آئیں گے۔

مانا کہ آخرت کی فکر تو ہم کو اُس وقت ہوتی ہے جب موت کا فرشتہ سامنے آموجود ہوتا ہے اور یا پھر قبر میں جبکہ حقیقت آنکھوں کے موجود کر دی جاتی ہے۔ اے کاش اس وقت سے پہلے ہم حقیقتِ نماز کو سمجھ جاتے کہ ہماری آخرت کی کامیابی بھی اسی کے ساتھ وابستہ ہے اور دنیا کی کامیابی بھی۔ حدیث قدسی ہے عَبْدِی اِحْفَظِ الصَّلٰوۃَ اَحْفَظُکَ عَنِ الْمَکَارِہِ وَالْبَلِیَّات۔ "اے بنی آدم! تو نماز کی حفاظت کر، میں تم کو تمام بلیات اور آفات سے بچاؤں گا"

ایک صحابی کو حضور نبی کریم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "نماز کی محافظت کر اور بچوں کو اس کا پابند کر، خدا تم کو وہاں سے روزی دے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔" قرآن حکیم میں ہے کہ "اللّٰہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے"۔ اور متقی کی بڑی علامت نماز ہے۔ عزّت کی زندگی کا میسّر آنا بھی نماز کے ساتھ خاص لگاؤ ہے۔ اور اطمینان، سکھ اور چین بھی اسی نماز کے ساتھ وابستہ ہے۔

اللّٰہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے پیر و مُرشد شیخِ کامل استاذ العلماء حضرت خواجہ زین الدین چشتی نظامی مدظلہ، کی زیرِ سرپرستی جماعت فدائینِ مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام اسی مقصد کے حصول کی ایک کڑی ہے کہ مسلمانوں میں زیادہ سے زیادہ رجوع اِلی اللّٰہ کا شوق پیدا کیا جائے۔ حضورِ پُرنور صلّی اللّٰہ علیہ

وآلہ وسلم کی شان و عظمت کو عوام کے دلوں میں اجاگر کیا جائے اور عقائد و مسائل کی پختگی کے لئے زیادہ سے زیادہ لٹریچر عوام تک پہنچایا جائے ۔ الحمد للہ کہ میرے شیخ کامل کی اس سلسلہ میں ساتویں تصنیف "دعوتِ خیرُ الانامِ اِلی اقامۃ عمودُ الاِسلام" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

عُفِیَ عَنْہُ

محمد زبیر چشتی

فصلِ اوّل

اہمیّتِ نماز کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ متفق علیہ بخاری و مسلم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ اس بات کا اقرار کرنا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

پانچ چیزیں اسلام میں بنیادی حیثیّت رکھتی ہیں اور ان پانچوں میں کلمہ

شہادت کے بعد سب سے زیادہ اہمیت اقامت صلوٰۃ کو حاصل ہے۔ یہ وہ فریضہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں تقریباً سات سو دفعہ ارشاد فرمایا ہے اور کم و بیش ایک ہزار احادیثِ مبارکہ نماز کے متعلق روایت کی گئی ہیں۔ یہ وہ عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے۔ فرمایا نماز۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد، فرمایا والدین سے حسنِ سلوک، میں نے عرض کی اس کے بعد، ارشاد ہوا جہاد۔

اسی حدیث سے علماء نے ایمان کے بعد نماز کو مقدم قرار دیا ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ الصّلوٰۃ خیر موضوع یعنی نماز بہترین عمل ہے (جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کیلئے مقرر فرمایا ہے)۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کو ارشاد فرمایا۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

اے میرے محبوب اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجیے اور خود بھی اس کا اہتمام کرتے رہیئے اور سورۃ کوثر میں اپنے محبوب کو نماز کے متعلق ارشاد فرمایا۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ۔ پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھیئے اور تمام اُمّتِ محمّدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ارشاد ہوتا ہے۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَتَكُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ نماز کتنا اہم فریضہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔ (مسلم)

ایمان اور کفر کے درمیان نماز ہی سے امتیاز ہے۔

اور فرمایا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

لِکُلِّ شَیْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ

یعنی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت (پہچان) ہوتی ہے اور ایمان کی علامت (یعنی پہچان) نماز ہے۔ اور یہ بھی ارشاد ہے فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز پڑھی اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو ہدم کیا یعنی گرا دیا۔ نماز کی اہمیت اور تاکید جسقدر قرآنِ پاک اور حدیث میں آئی ہے۔ اس کا احاطہ کرنا تو ناممکن ہے۔ عقلمند کیلئے تو اشارہ ہی کافی ہے۔ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ نماز مرتے دم تک کسی حال میں بھی معاف نہیں یہاں تک اندازہ لگائیں کہ عین لڑائی کی حالت میں جبکہ دشمنوں کی طرف سے تیر اور نیزے برس رہے ہوں اس حالت میں بھی معاف نہ کی حالانکہ نماز بھی اُسی رب کی جس رب کیلئے جہاد کیا جارہا ہے مگر پھر بھی نماز معاف نہ کی اور نماز بھی باجماعت پڑھنے کی تاکید برقرار رہی۔

ایک عقل سلیم رکھنے والا مسلمان تو اندازہ اس بات سے ہی لگا سکتا ہے کہ نماز کس قدر اہمیت والا فریضہ ہے جسے آج مسلمانوں نے پسِ پُشت ڈال دیا ہے اور اس فریضہ کو ترک کر دینا جتنا معمولی سمجھا جاتا ہے شاید ہی کسی اور گناہ کو اتنا حقیر سمجھا جاتا ہو حالانکہ نماز کا چھوڑنا اکبر الکبائر میں سے ہے یعنی کبیرہ گناہوں میں سے بڑا کبیرہ گناہ ہے کاش مسلمان نماز کی اہمیت کو جان لیتے۔

فصلِ دوم

فضیلت نماز کے بیان میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔ (رواہ البخاری)

بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرے تو اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ باقی نہیں رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچ نمازوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے پس جس شخص نے ان نمازوں کیلئے اچھی طرح وضو کیا اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا اور رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کیلئے خدا کا وعدہ ہے کہ بخش دے اس کو۔ اور جو ایسا نہ کرے اس کیلئے خدا کا وعدہ نہیں چاہے اسے بخشے اور چاہے اسے عذاب دے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی تو اسکے پتے اور بھی گرنے لگے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے ابوذر۔

اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَ الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ (رواہ احمد)۔

مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ تعالیٰ کیلئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔

ابومسلمؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ جل شانہٗ اس دن اس کے وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں، اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو، اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے سرزد ہوئے ہوں اور وہ گناہ جو اس نے آنکھوں سے کئے ہوں اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت ابوامامہؓ نے جواب دیا کہ میں نے یہ مضمون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی بار سنا ہے۔ (احمد)

ابن ماجہ و بیہقی احمد و ابن حبان نے ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک قبیلہ کے دو صحابی ایک ساتھ مسلمان ہوئے۔ ان میں سے ایک جہاد میں شہید ہو گئے اور دوسرے کا ایک سال بعد وصال ہوا۔ میں نے

خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا اس شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گئے ۔ مجھے تعجب ہوا کہ شہید کا درجہ تو بہت اونچا ہے ، وہ پہلے جنت میں داخل ہوتے ، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا کسی اور صحابی نے عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

اَلَیْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَہٗ رَمَضَانَ وَصَلّٰی سِتَّۃَ اٰلَافِ رَکْعَۃٍ وَکَذَا وَکَذَا رَکْعَۃً صَلٰوۃَ سَنَۃٍ -

کہ نہیں دیکھتے ان کی نیکیاں کتنی زیادہ ہو گئیں - ایک رمضان کے پورے روزے اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی ایک سال میں انکی بڑھ گئیں تقریباً چھ ہزار ایک سو بیس رکعتیں سال میں صرف فرض نمازوں کی ادا کی جاتی ہیں ۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ اور کسقدر وہ کل قیامت کے دن اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے جو فرائض کے علاوہ واجب سنتیں اور نفل نمازیں بھی پوری پوری ادا کرتے ہیں ۔ مگر " ایں سعادت بزورِ بازو نیست " جس کو اللہ توفیق دے ۔ رب تعالیٰ سب مسلمانوں کو پکا اور سچا نمازی بنا دے ۔ آمین ، بحرمت سید المرسلین و رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

فصلِ سوم

نماز چھوڑنے پر وعید

جنّ و انس کی پیدائش عبادت کیلئے ہوئی ہے۔ ہر چیز کو بنانے کیلئے ایک مقصد اور علت غائی ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن و انس کی علت پیدائش جو بیان فرمائی ہے وہ ہے عبادت، ارشاد فرمایا:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن

اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر عبادت کیلئے۔

اور تمام عبادات سے افضل ترین عبادت نماز ہے۔ اب جو مسلمان اس افضل ترین عبادت سے روگردانی کرے اور اپنی علتِ غائی کو فراموش کر دے تو اس کیلئے رب تعالیٰ نے جو اپنے کلام پاک میں یا اس کے پیارے محبوب نے وعیدیں سنائی ہیں ان میں سے صرف چند ایک عرض کروں گا۔ صاحب عقل کے لئے تو ایک آیت یا ایک حدیث بھی بس ہے اور جس کو عمل ہی نہ کرنا ہو تو اس کے لئے دفتر کے دفتر بھی بیکار ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ ۔ (احمد ابن حبان طبرانی)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک دفعہ نماز کا ذکر فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوگی۔ برہان ہوگی (یعنی حساب کے وقت حجت ہوگی) اور نجات کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے تو ایسے شخص کیلئے نہ تو نماز قیامت کے دن نور ہوگی نہ حجت ہوگی اور نہ نجات کا سبب ہوگی اور اس کا حشر فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد بن حبان طبرانی)

ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب الزّواجر میں قارون کا فرعون وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس حدیث میں غور کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ خاص طور پر چار بڑے بڑے کافروں کا نام کیوں لیا۔ حالانکہ کافر تو اور بھی بہت تھے۔ ابوجہل، ابولہب، ولید بن مغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ حکمت اس میں یہ ہے کہ اکثر ان چار وجوہات کی بنا پر نماز میں سستی ہوتی ہے تو جن لوگوں نے حکومت اور سلطنت کی وجہ سے نماز میں سستی اور کاہلی کی تو ان کو آگاہ فرمادیا کہ حشر ان کا فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اور اگر وزارت یا ملازمت یا اعلیٰ عہدیداری کی وجہ سے نماز میں کوتاہی کی تو تنبیہہ فرمادی کہ ایسے لوگوں کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا (جو کہ فرعون کا وزیر تھا) اور اگر نماز میں غفلت

دولت کی کثرت اور جاہ و حشمت کی وجہ سے ہو گی تو ایسے لوگوں کو متنبہ فرما دیا کہ ان کا حشر قارون کے ساتھ ہو گا اور اگر تجارت اور کاروبار کی وجہ سے نماز میں سستی کا ارتکاب ہو گا تو ایسی حالت میں ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہونے کی اطلاع فرمائی دنیا میں اکثریت ان چار ہی قسم کے لوگوں کی ہے۔ قربان جائیے اللہ کے پیارے محبوب پر جنہوں نے ایک مختصر حدیث میں بڑے مؤثر انداز میں سب لوگوں کو آگاہ فرما دیا۔ پھر بھی ہم نہ سمجھیں تو ہماری بد قسمتی اور بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو نماز کی محافظت کرنے کی توفیق عطا فرمائیے اور مذکورہ بالا حشر سے محفوظ فرمائیے۔ آمین۔ یہ حشر ایسے کافروں کے ساتھ اسی وقت ہو گا جب ہم نے توبہ نہ کی اور اس سستی اور کاہلی میں موت نے آ لیا۔ اور محافظت کا مطلب یہ ہے کہ اہتمام کے ساتھ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتا رہے اور اگر کبھی پڑھ لی کبھی چھوڑ دی۔ یا صرف جمعہ کی پڑھ لی باقی کی پرواہ نہیں یا پھر سال کے بعد عیدین کی نماز ہی پر اکتفا کر لیا اور سال بھر کی نماز کا پتہ نہیں۔ یہ نماز محافظت والی نماز نہیں کہلاتی بلکہ انتہا درجے کی سستی اور کاہلی کی نماز ہے اور ایسی نماز پڑھنے والے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دیدہ دانستہ بلا عذر نماز چھوڑنے والے کی طرف حق تعالیٰ قیامت میں التفات نہ فرمائیں گے اور عذابِ الیم اس کو دیا جائے گا۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ نماز چھوڑنے والوں کو جہنم کی وادی لم لم میں عذاب دیا جائیگا جس میں ایسے سانپ ہیں جو گردن کے برابر موٹے ہیں اور جن کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے ہاں اگر اللہ معاف فرما دے تو وہ رحیم و کریم ہے۔ مگر کوئی معافی چاہے بھی تو اللہ

توفیق دے اور ہم سب کو عذابِ جہنّم سے محفوظ فرمائے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ خِصَالٍ فَقَالَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتُمْ اَوْ حُرِّقْتُمْ اَوْ صُلِّبْتُمْ وَلَا تَتْرُکُوا الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدِیْنَ فَمَنْ تَرَکَہَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّۃِ وَلَا تَرْکَبُوا الْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّہَا سَخَطُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّہَا رَأْسُ الْخَطَایَا کُلِّہَا۔ (الحدیث)

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سات باتوں کی نصیحت فرمائی جن میں سے چار یہ ہیں کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ بنا خواہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ یا تو تم جلا دیئے جاؤ یا سُولی چڑھا دیئے جاؤ۔ دوسری (بات) یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو۔ جو جان بُوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو۔ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ شراب نہ پیو۔ کیونکہ یہ گناہوں کی جڑ ہے۔

ایک دُوسری حدیث میں حضرت ابُو دردا رضؓ سے بھی ایسا ہی مضمون روایت ہے۔ حضرت ابُو دردا رضؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبُوب نے وصیت فرمائی کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ کرنا خواہ تیرے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا آگ میں جلا دیا جائے۔

دوسری یہ کہ نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بری الذمہ ہیں۔ تیسری شراب نہ پینا کہ ہر برائی کی جڑ ہے۔

نماز چھوڑنے پر وعید

نماز چھوڑ دینا تو بہت بڑی بات ہے جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں کے متعلق حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ لکڑیاں اکٹھی کر کے لائیں۔ پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلاعذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جا کر انکے گھروں کو جلا دوں (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ ایسا کر دیتا (یعنی مکانوں کو آگ لگا دیتا) مگر ان کے بیوی اور بچوں کا خیال آتا ہے۔ یعنی چونکہ ان کے بیوی اور بچوں پر جماعت میں آنا واجب نہیں ہے۔ اسلئے ان کی وجہ سے یہ کام انجام نہ فرمایا۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل نماز جماعت جان بوجھ کر چھوڑ دینے سے کس قدر دکھتا ہے کہ گھروں کو آگ لگانے کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دل چاہتا ہے۔ یاد رکھیں کہ آج بھی جو لوگ نماز باجماعت کو جان بوجھ کر ترک کر دیتے ہیں۔ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل دکھاتے ہیں اور آپؐ کی روح پاک کو بے چین کرتے ہیں اور ایسے لوگ خود بھی بے چین رہتے ہیں کیوں نہ ظاہری طور پر مطمئن نظر آتے ہوں۔ کیونکہ سکھ اور چین صرف خدا کی یاد کیساتھ خاص ہے۔ فرمایا اِلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تطمئن القلوب خبردار اللہ کی یاد کے ساتھ دلوں کو چین ہے۔

اور یادِ الٰہی کا سب سے بہترین طریقہ نماز باجماعت کی پابندی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے ۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۔ میری یاد کیلئے نماز قائم کرو

حضرت عبداللہ بن شفیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر خیال نہیں کرتے تھے مگر نماز کو (یعنی نماز کو ترک کرنا ان کے نزدیک موجب کفر تھا) ۔ (ترمذی)

حضرت امام احمد بن حنبل رح فرماتے ہیں کہ تارک صلوٰۃ عمداً (جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والا) کافر ہے ۔

امام شافعی رح تارک صلوٰۃ کے قتل کا فتوی دیتے ہیں ۔ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تارک صلوٰۃ کو جیل میں ڈالا جائے حتیٰ کہ توبہ کرے یا گھٹ کر مر جائے

مختصر طور پر اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نماز کی اہمیت اللہ کے نزدیک ، اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کسقدر ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور آئمہ مجتہدین اسے کسقدر اہمیت دیتے ہیں مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اس پُرفتن دور میں نماز پر مضبوطی سے قائم ہوجائیں انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں کامیابی آپ کے قدم چومے گی ۔

مسلمانوں کی پستی کا اہم سبب

آج جس طرف دیکھا جائے پریشانی، بدحالی، غربت و افلاس، بے چینی اور ابتری کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اسکی وجوہات میں سے اہم ترین وجہ ترکِ صلوٰۃ ہے۔

اللہ ربُّ العزّت اپنے کلامِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ

یعنی جو مصیبت تم پر آتی ہے تمہارے (بُرے) اعمال کے سبب آتی ہے اور بہت سی باتوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ ہماری کوتاہیوں کے سبب بلائیں اور مصیبتیں ٹوٹتی ہیں اور سب گناہوں سے بڑا گناہ نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا ہے تو لامحالہ اس گناہ کے سبب بلیات نازل ہوں گی۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

عَبْدِیْ اِحْفَظِ الصَّلٰوۃَ اَحْفَظْكَ عَنِ الْمَكَارِهِ وَالْبَلِيَّاتِ ۔

اے میرے بندے تو نماز کی حفاظت کر۔ میں تجھے آفات سے بچاؤں گا۔

سبحان اللہ! کتنی بڑی بات ہے کہ حفاظتِ نماز پر تمام بلیات و آفات سے محفوظ رہنے کی گارنٹی اس ربّ العالمین کی طرف سے دی جا رہی ہے

جو کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ مگر افسوس کہ آج ہم مادی قوتوں کو روحانی قوتوں پر ترجیح دینے لگ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو نماز کی پابندی کرنے اور دوسروں کو تلقین کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور پر اراکینِ جمعیت فدایانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی فرمائش پر یہ کتابچہ لکھا گیا ہے ان سب کو سچا اور پکا نمازی بنائے اور اللہ تعالےٰ ان مجاہدینِ فی سبیل اللہ کو زیادہ سے زیادہ نصرتِ دینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

ارکانِ نماز کا بیان

نماز کے وہ فرائض جو نماز کے اندر ہیں ان کو ارکان کہا جاتا ہے

وہ سات ہیں:-

۱- "تکبیر تحریمہ" یعنی اللہ اکبر کہنا۔

۲- "قیام" یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔

۳- "قرأت" یعنی کم سے کم تین آیات چھوٹی یا ایک آیت بڑی پڑھنا۔

۴- رکوع کرنا۔

۵- سجدہ کرنا۔

۶- "قعدہ آخیرہ" یعنی بمقدار تشہد آخیر نماز میں پڑھنا۔

۷- اپنے اختیار سے نماز سے باہر آنا۔

واجباتِ نماز کا بیان

مندرجہ ذیل نماز کے واجبات ہیں :-

۱- فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کیلئے معین کرنا۔

۲- سُورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف کا پڑھنا۔

۳- الحمد شریف کا سُورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۴- الحمد شریف کا ہر رکعت میں ایک دفعہ پڑھنا۔

۵- فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سُنتوں کی سب رکعتوں میں سُورۃ ملانا۔

۶- ترتیب رکعتوں اور درمیان دو سجدوں کے۔

۷- قومہ ۸- جَلسہ

۹- تعدیل یعنی اعضاء کا ساکن کرنا مقدار سبحان اللہ کہنے کے (رکوع سجود - قومہ اور جلسہ میں)۔

۱۰- امام کو جہری نمازوں میں مثل فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین تراویح اور رمضان کے وتر میں پکار کر پڑھنا اور دوسری نمازوں میں مثل ظہر اور عصر کے آہستہ پڑھنا۔

۱۱- پہلا قعدہ کرنا یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں گو نفل ہی ہو۔

۱۲- دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔

۱۳- لفظ اسلام کے ساتھ نماز سے نکلنا۔

۱۴۔ تکبیر قنوت ۱۵۔ قرأت قنوت

۱۶۔ تکبیرات عیدین

۱۷۔ مقتدی کا قرأت نہ کرنا کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے۔

۱۸۔ مقتدی کو امام کی اتباع کرنا۔

۱۹۔ سجدہ تلاوت کرنا (اگر تلاوت میں سجدہ آجائے تو)۔

نماز کی سُنّتوں کا بیان

نماز میں مندرجہ ذیل سُنتیں ہیں:۔

۱۔ دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کیلئے کانوں کی لو تک تکبیر سے پہلے اُٹھانا۔

۲۔ تکبیر کے وقت اُنگلیوں کا قبلہ رُخ اور کشادہ رکھنا۔

۳۔ امام کو تکبیرات کا پکار کر کہنا بمقدار اِس حاجت کے اور مقتدی کا آہستہ کہنا۔

۴۔ ناف کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اُوپر باندھنا۔

۵۔ ثنا یعنی سبحانك اللّٰهم پڑھنا۔

۶۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔

۷۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔

۸۔ فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھنا۔

۹۔ آمین کہنا۔ ۱۰۔ ثنا، اعوذ، بسم اللہ اور آمین کو آہستہ پڑھنا۔

۱۱۔ قرأت مسنون پڑھنا۔

۱۲۔ تکبیرات انتقالی یعنی رکوع و سجدہ وغیرہ کیلئے اللّٰہ اکبر کہنا۔

۱۳- رکوع میں تسبیح سبحان ربی العظیم تین بار کہنا۔

۱۴- رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھ کی کشادہ اُنگلیوں سے پکڑنا۔

۱۵- امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھنا اور تنہا کو دونوں پڑھنا۔

۱۶- سجدوں میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا پیشانی سے پہلے رکھنا۔

۱۷- سجدوں میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا۔

۱۸- جلسہ اور تشہد یعنی التحیات میں دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں بچھانا اور اُنگلیوں کو قبلہ رُخ رکھنا۔

۱۹- ہر جلسہ اور ہر التحیات میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۲۰- دُرود شریف قعدہ آخیرہ میں پڑھنا۔

۲۱- قعدہ آخیرہ میں دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

۲۲- سلام پھیرتے وقت مُنہ کا دائیں اور بائیں طرف پھیرنا۔

۲۳- السّلام علیکم و رحمۃ اللہ کے الفاظ کے ساتھ سلام پھیرنا۔

مستحبّات نماز کا بیان

نماز میں مندرجہ ذیل مستحبات ہیں:-

۱- مرد کو تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ آستین سے باہر نکال لینا۔

۲- دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا۔

۳۔ تنہا کو رکوع اور سجدہ میں تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا۔

۴۔ قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر سجدہ میں ناک کے سرے پر اور التحیات میں اپنی گود پر اور پہلے سلام میں اپنے دائیں شانے پر اور دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر رکھنا۔

۵۔ رکوع میں انگلیوں کا کشادہ رکھنا، سجدہ میں ملا ہوا رکھنا۔

۶۔ جمائی کے وقت منہ بند رکھنا۔

۷۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی ولے کا کھانسی روک لینا۔

نماز کے مکروہات کا بیان

وہ چیزیں جن سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے وہ یہ ہیں :۔

۱۔ سدل یعنی کپڑے دونوں کونے آگے کی طرف چھوڑ دینا۔

۲۔ چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لیکر بائیں شانہ پر دونوں کنارے ڈالنا۔

۳۔ کپڑے کا اوپر اٹھانا اگرچہ مٹی میں بھرنے کے سبب سے ہو۔

۴۔ آستین یا دامن چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا۔

۵۔ نمازی کا اپنے کپڑے، بدن یا داڑھی سے غیر مفید نماز کوئی فعل کرنا جس کو عبث کہتے ہیں۔

۶۔ ایسی چیز کا منہ میں رکھنا کہ جس سے قراءت مسنونہ ادا نہ کر سکے اور اگر ایسی چیز ہو جو قرأت مفروضہ کو مانع ہو تو وہ مفسد نماز ہے

۷- اُنگلیوں کو نماز میں چٹخانا - ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا جس کو تشبیک کہتے ہیں -

۸- نماز میں مُنہ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنا -

۹- نماز میں مثل کُتّے کے بیٹھنا یعنی دونوں سرین پر بیٹھنا اور دو زانوں کو کھڑا کر کے دونوں گھٹنے چھاتی سے لگا لینا یا دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا اور مرد کا دونوں کلائیاں زمین پر رکھنا (حالتِ سجدہ میں) -

۱۰- نمازی کا کسی آدمی کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنا - اسی طرح دوسرے آدمی کا بھی نمازی کی طرف مُنہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے -

۱۱- اپنے ارادے سے قصداً جمائی لینا -

۱۲- تنہا امام کا محراب کے اندر بلا عُذر کھڑا ہونا -

۱۳- نمازی کا اس کپڑے کا پہننا کہ جس میں تصویریں جاندار کی ہوں -

۱۴- چادر کو اس طرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے -

۱۵- عمامہ یا پگڑی کو اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سے سَر کُھلا رہے -

۱۶- کُرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا -

۱۷- مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کا پڑھنا -

مفسداتِ نماز کے بیان میں

وہ چیزیں جن کے کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ یہ ہیں :-

۱- کلام کرنا - عمداً ہو یا سہواً ہو -

۲۔ سلام کا جواب قصداً ہو یا سہواً ہو۔

۳۔ چھینک کا جواب دینا۔

۴۔ بُری خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنا۔

۵۔ اچھی خبر پر الحمد للہ کہنا۔

۶۔ سوائے اپنے امام کے کسی اور کو لُقمہ دینا۔

۷۔ قُرآن شریف کا غلط پڑھنا۔

۸۔ جان کر یا بھول کر کھانا پینا۔

۹۔ عملِ کثیر کرنا۔

۱۰۔ بلا عُذر قبلہ کی طرف سے سینہ پھیرنا۔

۱۱۔ بالغ کا نماز میں ہنسنا۔

۱۲۔ نماز میں غیر نمازی کا کہنا ماننا۔

سجدہ سہو کے بیان میں

۱۔ نماز میں جو چیزیں واجب ہیں اس میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولنے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔

۲۔ اگر بھولے سے کوئی فرض نماز کا چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہ ہوگی پھر سے نماز پڑھے۔

۳ - سجدہ سہو کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ آخیر نماز میں التحیات پڑھکر داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے پھر بیٹھ کر التحیات، درود پاک اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے

۴ - اگر بھولے سے دو رکوع کر لئے یا تین سجدے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

۵ - نماز میں الحمد پڑھنا بھول گیا فقط سورۃ پڑھی یا پہلے سورۃ پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

۶ - فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ ملانا بھول گیا تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سورۃ ملائے اور سجدہ سہو کرے اور پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورۃ نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورۃ ملائے اور سجدہ سہو کرے ۔ اور اگر التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۃ نہیں ملائی تب بھی سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی ۔

۷ - سنّت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورۃ کا ملانا واجب ہے۔ اسلئے اگر کسی رکعت میں سورۃ ملانا بھول گیا تو سجدہ سہو کرے ۔

۸ - تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد التحیات پر بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت کے بعد تیسری رکعت پر کھڑا ہو گیا تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہؤا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو، اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہے ۔ اور اگر نیچے کا دھڑ سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے فقط آخیر میں تشہد پڑھنے کیلئے بیٹھے اور اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا ۔ اگر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد پھر لوٹ آئیگا اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گا تو گناہگار ہوگا ۔ اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا ۔

۹- اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرنے سے پہلے جب یاد آئے تو بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے اور التحیات پوری کرے۔ درود اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تو ایک رکعت اور ملا کر چھ کرے چار فرض اور دو نفل اور چھٹی رکعت کے بعد سجدہ سہو کرے اور التحیات پوری کرے۔ درود اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو اچھا نہ کیا چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔

سوالات وجوابات

سوال :۔ ایک شخص الحمد شریف کو بھول کر دوبارہ پڑھ جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں ۔

جواب :۔ اگر اس شخص نے چار رکعت فرض کے پہلے دوگانہ میں ہو تو اسے سجدہ سہو کرے اس لئے کہ پہلے دوگانہ میں الحمد شریف کا ایک دفعہ پڑھنا جو واجب تھا وہ ترک ہو گیا اور اگر دوسرے دوگانہ میں ہو تو سجدہ سہو نہ کرے ۔

سوال :۔ اگر کوئی الحمد شریف کا کچھ حصہ پڑھ کر دوبارہ پڑھے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ۔

جواب :۔ اگر نصف سے زیادہ الحمد شریف پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھنے کے لئے لوٹا ہے تو سجدہ سہو کرے اور اگر تھوڑی الحمد شریف پڑھ کر دوبارہ پڑھے تو سجدہ سہو نہ کرے ۔

سوال :۔ اگر الحمد شریف سے پہلے سورۃ پڑھ لی تو سجدہ سہو کرے یا نہیں ۔

جواب :۔ ضرور کرے اس لئے کہ الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا جو واجب تھا وہ ترک ہو گیا خواہ پوری سورۃ پڑھی یا کم ۔

سوال :- پچھلے دوگانہ میں فرضوں کے اگر الحمد شریف کے ساتھ سُورۃ ملائی جائے تو
سجدہ سہو کرے یا نہیں۔

جواب :- اس صُورت میں سجدہ سہو نہ کرے۔

سوال :- اگر کوئی قیام میں تشہد سہواً پڑھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب :- اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ تشہد پہلے
دوگانہ میں پڑھا یا پچھلے دوگانہ میں۔ اگر پہلے دوگانہ میں پڑھا تو یہ بھی دیکھنا چاہیئے
کہ الحمد شریف سے پہلے پڑھا یا پیچھے۔ اگر پہلے پڑھا ہے تو سجدہ سہو نہیں اگر
بعد الحمد شریف کے پڑھا تو سجدہ سہو کرے۔ اس لئے کہ الحمد شریف کے بعد محل ہے
اس شئے کے پڑھنے کا جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدہ سہو لازم ہوا۔
اور اگر فرض نمازوں کے پچھلے دوگانہ میں پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ اگر
یہ قیام وتر یا نفل نمازوں کا ہے تو سب رکعتوں کیلئے وہی حکم ہے جو کہ فرض
نمازوں کے پہلے دوگانہ کیلئے ہے۔

سوال :- اگر قعدہ اولیٰ کو بھُول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو
کیا کرے۔

جواب :- اگر قریب بیٹھنے کے ہے اور یاد آجاوے تو وجوباً بیٹھ جائے اس
صُورت میں سجدہ سہو نہیں ہے۔

سوال :- اگر کوئی قعدہ آخیرہ کو بھُول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو جائے
تو کیا کرے؟

جواب :- جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو اُس وقت تک

قعدہ آخیرہ کی طرف عود کرے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی۔

سوال:- اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو کیا کرے؟

جواب:- ایک رکعت اور ملائے تاکہ چھ رکعت نفل ہو جائیں اور آخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اس صورت میں فرض بسبب ترکِ قعدہ آخیرہ جاتے رہے۔ لہذا نماز دوبارہ پڑھے۔

سوال:- اگر کوئی قعدہ آخیرہ کرنیکے بعد پھر سہواً کھڑا ہو گیا پانچویں رکعت کیلئے تو پھر کیا کرے۔

جواب:- اس صورت میں جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو لوٹ کر سجدہ کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے۔ اس طرح چار فرض ہو جائیں گے اور دو نفل اور اگر چھٹی رکعت نہ ملائے گا بلکہ پانچویں پر سلام پھیر دے گا تو چار رکعت فرض ہو جائیں گی اور ایک رکعت باطل ہو گی مگر سجدہ سہو ہر حال کرنا پڑے گا۔

سوال:- مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب:- مقتدی اپنے ترکِ واجب سے سجدہ سہو نہ کرے۔ کیونکہ مقتدی پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

سوال:- اگر امام ان نمازوں میں جن میں پکار کر قرأت پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھے تو کیا امام پر سجدہ سہو واجب ہے؟

جواب:- ضرور کرے گا کیونکہ ترکِ واجب سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

سوال :- اگر امام جہری نمازوں میں پوشیدہ پڑھنا شروع کر دے اور کچھ دیر بعد پکار کر پڑھنا شروع کرے تو کیا حکم ہے ؟

جواب :- اگر امام جہری نماز میں اسقدر اخفی کر لیا یعنی پوشیدہ پڑھ لیا جس قدر کہ قرأت کی کم سے کم مقدار فرض ہے۔ یعنی اگر تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کی مقدار اخفی کیا یا اس سے زیادہ تو سجدہ سہو لازم ہے ورنہ نہیں اور اسی طرح دوسری نماز میں قرأت جہر اگر شروع کر دی اور بمقدار فرض قرأت کے پڑھ لیا یا اس سے زیادہ اور پھر اخفی کیا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اس سے کم مقدار کے پڑھنے پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

سوال :- مسبوق کو اگر اپنی بقیہ نماز کی ادائیگی کے دوران سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں۔

جواب :- مسبوق کی بقیہ نماز مثل منفرد کے ہے۔ اگر بقیہ نماز میں امام سے الگ ہونے کے بعد سہو ہوا ہے تو ضرور سجدہ سہو کرے علیٰ ھٰذا اگر امام کے ساتھ شریک ہوا ہے تو ہر حال میں امام کی اتباع کرے مسلسل

.... تاریخ ....

سوال :- مسبوق کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- جو ایک رکعت یا ایک سے زیادہ ہو چکنے کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہو۔

سوال :- مسبوق نے امام کی اقتدا دوسرے سجدہ سہو کے اندر کی۔ پہلا سجدہ امام کر چکا۔ اب مسبوق وہ پہلا سجدہ کس وقت ادا کرے۔

جواب :- کسی وقت بھی ادا نہ کرے۔ اس طرح اگر دونوں سجدہ سہو کے بعد اقتداء

کی تب بھی کچھ نہ کرے۔

سوال:۔ لاحق سے سہو ہو جائے تو وہ بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں۔

جواب:۔ نہ کرے، اس لئے کہ لاحق امام کی پیروی میں مثل مقتدی کے ہے۔

سوال:۔ لاحق کسے کہتے ہیں۔

جواب:۔ جسے جماعت میں شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں جیسے کوئی امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھا دیں۔

سوال:۔ اگر لاحق کے امام نے اپنے سہو سے سجدہ کیا تو لاحق کیا کرے؟

جواب:۔ امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ واجب ہے۔ اب لاحق نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرے جیسے اس کے امام نے آخر میں کیا ہے۔

سوال:۔ امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم۔ امام کو سہو ہوا تو مقتدی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے یا نہیں۔

جواب:۔ مقتدی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔

سوال:۔ امام کو سہو ہونے کے بعد حدث ہوا۔ تو امام نے اپنا خلیفہ مسبوق کو بنایا اب مسبوق امام کے سجدہ سہو کو کیسے ادا کرے۔

جواب:۔ مسبوق سلام کیلئے کسی مدرک کو آگے بڑھا دے تاکہ وہ سجدہ سہو ادا قوم کو ادا کرا دے۔ اور اگر کوئی مدرک مقتدی نہیں ہے تو مقتدی اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے بعد علیحدہ علیحدہ سجدہ سہو ادا کریں جو کہ امام کے سہو سے مقتدیوں پہ واجب ہوا ہے۔

سوال :- مدرک کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- جسے امام کے ساتھ پوری نماز مل گئی ہو۔ خواہ شروع سے یا پہلی رکعت کے رکوع میں شریک ہوا ہو۔

سوال :- اگر امام سہواً پانچویں رکعت کو بعد قعدہ آخیرہ کر لینے کے کھڑا ہو جائے تو مقتدیوں کو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب :- پہلے تو مقتدی امام کو اطلاع کریں تاکہ امام واپس لوٹ آئے۔ اگر امام واپس نہ لوٹے تو مقتدی پانچویں رکعت کے سجدہ تک امام کا انتظار کریں، اور اگر امام سجدہ سے پہلے عود کر آئے تو مقتدی بھی ساتھ ہی امام کے سلام پھیریں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے۔ سب سلام پھیر کر علیحدہ ہو جائیں۔

سوال :- اگر امام پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرے اور مقتدی بھی متابعت کرتے رہیں تو کیا حکم ہے۔

جواب :- ایسی صورت میں متابعت فرض تو نہیں ہے مگر مقتدی اقتداء کریں تو بھی درست ہے۔ اگر امام نے پانچویں رکعت کے ساتھ ایک اور ملا لی تو جس طرح امام کی چار رکعتیں فرض اور دو نفل ہوئیں، اسی طرح مقتدی کیلئے ہے۔ لیکن اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھ کر نماز کو قطع کر دیا بعد سجدہ سہو کے تو امام کی چار رکعتیں فرض ہوئیں اور ایک اکارت گئی۔ اور امام پہ دو رکعت کی قضا لازم نہیں مگر مقتدی پہ قضا لازم ہوگی۔

سوال :- اس کی کیا وجہ ہے کہ امام پہ تو قطع سے دو رکعتوں کی قضا واجب نہیں۔

اور مقتدیوں پر قضا لازم ہے۔

جواب :- اس کی وجہ یہ ہے کہ امام سے دو رکعت نفل بلا قصد شروع ہوئی تھی اور مقتدیوں سے قصداً، اس لئے مقتدیوں پر قضا واجب ہے۔

سوال :- اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور مقتدی بھی اس کے ساتھ سہواً کھڑے ہو گئے۔ پھر امام کو رکوع کرنے کے بعد سجدہ سے پہلے یاد آگیا اور امام قعدہ کی طرف عود کر آیا مگر مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا۔ تو اب ان مقتدیوں کی نماز درست ہوئی یا نہیں ؟

جواب :- اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہواً ہوتی ہے اور مقتدی کی سہواً ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلاف مفسدِ نماز نہیں ہے۔ ہاں اگر امام نے رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کیا اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کر کے لوٹے تو رکعت کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

سوال :- ایک مسافر کو دو رکعت کے اندر سہو ہوا۔ پھر اس نے سجدہ سہو کر لیا اور سجدہ سہو کے بعد مقیم ہونے کی نیت کر لی تو اس کیلئے کیا حکم ہے ؟

جواب :- وہ سجدہ سہو دوبارہ کرے گا۔ کیونکہ وہ سجدہ مقیم ہونے کی وجہ سے اب درمیان میں آگیا اور سجدہ سہو آخر رکعت کے بعد لازم ہے لہٰذا پہلا سجدہ غیر معتبر ہوا۔

سوال :- اگر کسی کو سجدہ سہو کے اندر پھر سہو ہوا ہو تو پھر اب سجدہ سہو کرے یا نہیں۔

جواب :- اب نہ کرے اس لئے کہ سجدہ سہو ہو جانے کے بعد پھر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سوال :- اگر سلام کے پیچھے شک ہوا تو کیا کرے ؟

جواب :- کچھ بھی نہ کرے۔ اس وقت جواز نماز ہی حکم دیا جائے گا۔

سوال :- کسی وقت کسی نماز کے پڑھنے نہ پڑھنے کا شک ہوا تو کیا کرے ؟

جواب :- اگر نماز کا وقت باقی ہے تو پھر ادا کرے۔ ورنہ کوئی چیز اس پر واجب نہیں۔

سوال :- اگر کسی کو نماز میں شک واقع ہوا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ کیا کرے۔

جواب :- اگر یہ شک پہلی ہی مرتبہ ہوا ہے اور اس شخص عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو از سرنو نماز پڑھے، اور اگر ایسا شخص نہ ہو بلکہ ایسا ہو جس کو شک کرنے کی عادت ہے تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ گمانِ غالب پر عمل کرے اور اگر گمان غالب کسی جانب نہ ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تھوڑی رکعتوں کو اختیار کرے۔ بسبب یقین ہونے کمتر کے مثلاً اگر شک ہوا کہ پہلی رکعت پڑھ رہا ہوں یا دوسری تو چونکہ پہلی رکعت کا تو اس کو یقین حاصل ہے مگر دوسری میں شک ہے لہٰذا پہلی ہی رکعت مقرر کرے مگر پہلی رکعت کے بعد قعدہ کرے گا۔ کیونکہ اس کے گمان کے مطابق یہ دوسری بھی ہو سکتی ہے۔ اور دو رکعت کے بعد قعدہ لازمی ہے پھر دوسری رکعت پڑھے اور پھر قعدہ کرے۔ اس طرح تیسری اور چوتھی رکعتوں کے بعد بھی قعدہ کرے۔ گو اس صورت میں چار قعدے ہوں گے

مگر یقینی طور پر کوئی قعدہ فرض یا واجب ترک نہیں ہوگا ۔ آخر میں سجدہ سہو کرے ، نماز درست ہو جائے گی ۔

سوال :۔ اگر کسی کو بعد دونوں سلام کے یاد آئے کہ تیرے ذمہ سجدہ سہو باقی ہے تو کیا پھر سجدہ سہو کر سکتا ہے ؟

جواب :۔ بموجب ایک قول کے جب تک قبلہ سے مُنہ نہ پھیرے یا کلام نہ کرے اس وقت تک سجدہ سہو کر سکتا ہے اور ایک قول کے مطابق نہیں کر سکتا پھر سے پڑھے ۔

سوال :۔ نمازی بُھولے سے اگر دو رکعت پر سلام پھیر دے اس وہم سے کہ چار رکعت ہو گئیں تو کیا کرے ۔

جواب :۔ اسی وقت کھڑا ہو جائے اور چار رکعت پوری کرے ۔ بشرطیکہ سلام پھیرنے کے بعد کلام نہ کیا ہو اور مُنہ بھی قبلہ سے نہ پھرا ہو ۔ اور آخیر میں بوجہ تاخیر فرض کے سجدہ سہو کرے ۔ اسی طرح اگر مسبوق امام کے ساتھ بھُول کر سلام پھیر دے تو وہ اس سلام سے نماز سے خارج نہ ہوگا ۔ اور نہ مسبوق پر سجدہ سہو لازم ہوگا ۔

سوال :۔ اگر وتر نماز میں سہو ہُوا کہ پہلی رکعت ہے یا دُوسری یا تیسری رکعت تو کیا کرے ۔

جواب :۔ سب رکعتوں پر دعائے قنوت پڑھے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرتا رہے آخر میں سہو کا سجدہ کرے نماز ہو جائے گی ۔

سوال :۔ ایک شخص کسی رکن کے کرنے یا نہ کرنے کو بہت دیر تک سوچتا رہا ۔ پھر یقین

حاصل ہو گیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب :۔ اگر سوچنے کا وقت بمقدار تین تسبیح پڑھنے کے گذر گیا تو سجدہ سہو لازم ہے ورنہ نہیں۔

سوال :۔ اگر کسی نماز کے اندر شک ہوا کہ بے وضو ہے تو کیا کرے۔

جواب :۔ نماز ادا کرتا رہے شک سے نماز نہ توڑے۔ ہاں اگر یقین ہو اور یقین ہونے کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی اور سخت گناہگار ہوگا اگرچہ تھوڑی دیر بعد یقین طہارت کا حاصل ہو جائے اور اگر عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو نماز از سر نو پڑھے۔

سوال :۔ اگر بعد نماز کے کوئی خبر دے کہ تو نے چار کے بجائے تین پڑھی ہیں یا پانچ، یا دو کی جگہ تین پڑھی ہیں یا چار تو اب اس کو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب :۔ احتیاط کے طور پر پھر پڑھے۔ اگرچہ اپنی رائے میں اس غلط ہی سمجھتا ہو۔

سوال :۔ اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب :۔ اگر امام کو یقین ہے تو اعادہ نماز کا نہ کرے اور مقتدی اعادہ کریں اسلئے کہ مقتدیوں کے گمان میں نماز فاسد ہے۔

سوال :۔ کیا عیدین کی تکبیرات میں زیادتی اور کمی اور ترک سے سجدہ سہو آتا ہے۔

جواب :۔ ہاں سب سے لازم آتا ہے۔ اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اگر کسی ایسے مسئلہ کی ضرورت درپیش ہو جو اس مختصر سے کتابچہ میں آپکو نہ ملے تو فقیر کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیے یا پھر اپنے قریبی عالم صحیح العقیدہ (اہلسنت والجماعت) سے پوچھ کر عمل کریں۔ مسائل

کا جاننا بہت ہی ضروری ہے۔

بعض اوقات مسائل نہ جاننے کی وجہ سے آدمی سمجھتا ہے کہ میں نے نماز پڑھ لی مگر حقیقت میں نماز اس کی صحیح نہیں ہوئی اور اس کی محنت اکارت گئی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پکا اور سچا نمازی بنا لے اور جمعیت فدایانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اراکین کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے جن کی درخواست پر یہ کتابچہ سپردِ قلم کیا گیا ہے۔

قارئین سے التماس ہے کہ دعاؤں میں ہرگز نہ بھولیں۔

محلہ کا

پیر خواجہ زین الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ

بعد نماز پڑھے جانیوالے چند مفید اذکار

۱۔ جب سلام پھیرے تو کم از کم ایک بار یہ کلمہ توحید پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

۲۔ پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْھَمَّ وَ الْحُزْنَ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

۳۔ تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے۔ اور کم از کم دس بار درود شریف پڑھے۔

۴۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ یہ کل ۹۹ ہوئے اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ کر ۱۰۰ پورا کرے یا ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

۵۔ ایک بار آیت الکرسی ہر نماز کے بعد پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے میں اس کے سوا کوئی رکاوٹ نہیں کہ وہ ابھی مرا نہیں (یعنی مرتے ہی وہ شخص جنت میں داخل ہوگا)۔ ایک حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لینے والا دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔

اس کے علاوہ جو دعائیں و اذکار یاد ہوں حسب معمول پڑھے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع

ڈیرہ غازی خان

+923321717717